

تعزیراتِ اسلام

(۵)

از جناب مولانا قاضی بشیر احمد صاحب

پانچویں فصل

(حد کو معاف کرنے اور اس کی سفارش کرنے کے بیان میں)

دفعہ ۱۱ | سرتہ - قطع الطریق (رہزنی) - حد زنا اور شربِ خمر کے مقدمات کو نہ معاف کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان میں سفارش کی جاسکتی ہے۔ البتہ ان مقدمات کو عدالت میں دائر کرنے سے قبل فریقین اگر آپس میں صلح کرنا چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں۔

تشریح :- مذکورہ مقدمات کا شمار حدودِ ناصہ میں ہوتا ہے جن کا تعلق حقِ اللہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے حق کو کوئی بندہ معاف نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "حدود کو آپس میں معاف کر ویسکی اگر مجھ تک حد کا کوئی مقدمہ پہنچ جائے تو پھر معاف نہیں ہو سکتا"۔ ان مقدمات میں سفارش کرنا اور اس کا قبول کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کے قبیلہ بنی محزوم کی ایک عورت نے چوری کی تو اس کے قبیلہ کے لوگوں نے اُسے قطعِ ید سے بچانے کے لیے سفارش کرانے کا ارادہ کیا۔ مگر آپ کے پاس سفارش کون کرے؟ یہ بڑی ہمت کی بات تھی جس کے لیے اُن کو مناسب آدمی تلاش کرنا پڑا۔ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید کو منتخب کیا،

کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت عزیز تھے۔ مگر جب انہوں نے سفارش کی تو آپ نے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ کی ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ کھڑے ہوئے اور ایک خطبہ دیا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے ان کا یہی طریقہ تھا جب ان میں سے کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور اور ضعیف چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرتی تو میں اس کا لاشعہ بھی کاٹ دیتا۔

چیمٹی فصل

(مال مسروقہ کے ضمان اور عدم ضمان کے بیان میں)

دفعہ ۱۱ | اور حد کے نفاذ کے بعد اگر مال مسروقہ سارق کے پاس موجود ہو، خواہ کل ہو یا بعض، مسروق منہ کو واپس کیا جائے گا۔ اور اگر وہ کل یا بعض ضائع ہو گیا ہو یا سارق نے ضائع کر دیا ہو خواہ حد کے نفاذ سے پہلے ضائع ہو گیا ہو یا بعد تو ان صورتوں میں سارق پر تاوان عائد ہوگا۔

اگر سارق نے متعدد چوریاں کی ہوں مگر حد صرف آخری چوری پر نافذ ہوئی ہو تو یہ حد پہلی تمام چوریوں کی جانب سے منظور ہوگی۔ لہذا البقیہ چوریوں کے عوض سارق پر تاوان عائد نہ ہوگا۔

ب۔ البتہ اگر سارق نے مال مسروقہ کا مالک کسی دوسرے آدمی کو بیع یا ہبہ یا صدقہ وغیرہ کے ذریعہ بنا دیا ہو، تو یہ تملیک باطل منظور ہوگی۔ یہ مال اگر قابض کے پاس موجود ہو تو یہ مسروق منہ کو واپس دیا جائے گا اور مشتری نے جو قیمت سارق کو دی ہو وہ اس سے واپس لے گا۔ اور اگر مال قابض کے پاس موجود نہ رہا ہو تو سارق پر تاوان عائد ہوگا اور نہ قابض پر خواہ تملیک حد سے پہلے ہوئی ہو یا بعد۔

ج۔ حد کے نفاذ کے بعد سارق پر اس صورت میں بھی تاوان عائد ہوگا جب کہ اس نے مال کے انذر کوئی نقص پیدا کر دیا ہو۔ البتہ مال کو مسروق منہ کے حوالہ کیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ موجود ہو۔ اور اگر اس نے

لے مسلم مع شرح النووی ص ۶۲ ج ۲ -

لے بدائع الصنائع ص ۱۸۲، ۸۹ ج ۴ و درمختار ص ۲۱۶ ج ۳ مطبوعہ مصر۔

لے بدائع الصنائع ص ۸۹ ج ۴ -

مال کے اندر ایسا تصرف کیا ہو کہ جس کی وجہ سے اس کی قدر میں اضافہ ہو گیا ہو تو اس صورت میں مال کو جبری طور پر مسروق منکرہ واپس نہ کیا جائے گا۔

۷۔ اگر سرقہ ثابت ہو چکا ہو مگر شرائط تنفیذ حد میں سے کسی شرط کے نہ ہونے کی وجہ سے حد نافذ نہ ہو تو اس صورت میں ضروری ہو گا کہ مال اگر موجود ہو تو مسروق منکرہ واپس کیا جائے، اور اگر وہ ضائع ہو گیا ہو یا سارق نے ضائع کر دیا ہو تو وہ اس کی قیمت بطور تاوان، مسروق منکرہ کو ادا کرے گا۔ اور اگر اس نے کسی کو قتل یا زخمی کیا ہو تو اس کو قصاص اور جراحات کے قانون کے تحت سزا دی جائے گی۔

۸۔ مجنون اور نابالغ پر حد سرقہ جاری نہ ہوگی۔ البتہ وہ مال کے ضامن ہونگے۔

قتل یا زخمی کا فقہاء اربعہ کا اتفاق ہے کہ حد کے نفاذ کے بعد اگر مال مسروق سارق کے پاس موجود ہو تو مسروق منکرہ واپس کیا جائے گا۔ البتہ اگر مال مسروق ضائع ہو گیا ہو یا سارق نے ضائع کر دیا ہو تو اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام ہانک کے نزدیک سارق کی حالت کو دیکھا جائے گا۔ اگر وہ مالدار ہو تو اس پر تاوانی عائد کیا جائے گا ورنہ نہیں اور امام شافعی کے نزدیک سارق پر ہر حال میں تاوان عائد کیا جائے گا۔ احناف کے نزدیک سارق پر تاوان لازم نہیں آتا خواہ مال مسروق ضائع ہو گیا ہو یا سارق نے دانستہ ضائع کر دیا ہو۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ:-

قرآن میں حکم کے الفاظ یہ ہیں۔ "فَاَقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا كِتَابًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا"

اس آیت میں لفظ "جزا" کا ذکر ہے اور جزا نام ہے اس بدلے کا جو کسی عمل کے مقابلے میں دیا جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فعل سرقہ کی پوری جزا قطع پر قرار دی ہے تو اب مزید کوئی سزا نہیں دی جاسکتی، ورنہ کتاب اللہ پر زیادتی لازم آئے گی جو حرام ہے۔ لہذا قطع پر سارق پر تاوانی عائد نہ ہوگا۔ چنانچہ اس کی مزید وضاحت حضرت عبدالرحمن بن عوف کی مروی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ قال علیہ السلام

۱۔ بایع الصنائع ص ۸۹ ۷۵ -

۲۔ بایع الصنائع ص ۸۹ ۷۵ -

۳۔ در مختار ص ۱۹۸ ۳۵ -

۴۔ احکام القرآن للبخاری ص ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸،

”اذا آقمتہ علی السارق الحد فلاحس م علیہ“ یعنی جب تم سارق پر حد قائم کرو تو تاب اس پر کوئی تاوان لازم نہیں آتا۔

علاوہ انہیں تاوان کا عائد کرنا اس لیے بھی صحیح نہیں ہے کہ تاوان ملکیت کا سبب ہوتا ہے، اور ملکیت مال کے لینے کے وقت سے منظور ہوتی ہے، لہذا اگر ہم سارق پر تاوان عائد کریں تو لازم آئے گا کہ حد سارق کی اپنی ملکیت میں نافذ ہوئی اور یہ خلاف قانون ہے۔ اس لیے تاوان عائد نہ ہوگا۔ البتہ ضائع کر دینے کی صورت میں سارق کے لیے ضروری ہے کہ وہ از خود تاوان ادا کرے مگر اس پر کسی طرح کا جبر نہ ہوگا۔ تشبیہاً اگر حد ایک سے زائد بار سرقہ کرنے کے بعد نافذ ہوئی ہو تو اس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جس سرتے پر حد نافذ ہوئی ہو اس کے علاوہ باقیوں کی وجہ سے سارق پر تاوان عائد نہیں جائے گا۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرقہ منہ کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار تھا، یعنی یہ کہ وہ مال کا دعویٰ کرے اپنا مال وصول کرے یا سرقہ کا دعویٰ کرے کہ ”حق اللہ“ کو پورا کرائے جس کا حاصل یہ ہے کہ سرقہ کا دعویٰ تاوان کو ساقط کرتا ہے۔ لیکن حق اللہ کو پورا کرنا ناممکن رہا۔ اس لیے کہ وہ (یعنی قطعید) پہلے پورا ہو چکا ہے۔ لہذا اب اس کے لیے دوسری صورت یعنی تاوان کی وصولی ہی ممکن ہے۔ اور اس کو بھی سارق سے دلویا جائے گا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک سارق پر تاوان لازم نہیں آتا۔ اس لیے کہ حد کے نفاذ کا فائدہ چور کو سب کو پہنچتا ہے اس لیے ایک ہی حد سب کی طرف سے شمار ہوگی۔ لیکن یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ جب کہ حد سب دعویٰ داروں کی نالیش سے نافذ نہ ہوئی ہو اور اگر حد ان تمام لوگوں کی نالیش سے نافذ ہوئی ہو جس کے مال سے سرقہ ہوا ہے تو تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ حد سب کی جانب سے منظور ہوگی اور سارق پر تاوان لازم نہیں ہوگا۔ اسی طرح اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اگر مال موجود نہ ہو تو سرقہ منہ کو واپس کیا جائے گا۔

۱۔ رواہ النسائی

۲۔ احکام القرآن للبیہق من ۴۳۱ - ۴۳۲ ج ۲ بیروت و دارالمنبع للنشائے من ۸۵۲۸۴ ج ۴

۳۔ در مختار من ۲۱۶ جلد ۳ مطبوعہ مصر

۴۔ رد المحتار من ۲۱۶ ج ۳ و دارالمنبع للنشائے من ۸۶۱۸۵ ج ۴

تشریح ۱۲۔ اگر سارق نے مال کے اندر ایسا تصرف کیا ہو جس سے کہ اس کی قیمت میں اضافہ ہو گیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ مال مسروق منہ کو واپس نہیں کیا جائے گا، صرف قطع کی سزا ہی کافی ہوگی۔ البتہ ان کے نزدیک سارق کے لیے اس سے انتفاع جائز نہ ہوگا، لہذا وہ بغیر جبر کے دیانت کے طور پر اسے واپس کرے۔ صاحبین کے نزدیک مال کو مسروق منہ کے حوالے کیا جائے گا۔ البتہ سارق کے تصرف سے جو قیمت نماند ہوئی ہے وہ زیادتی سارق کو واپس دی جائے گی۔

دفعہ ۱۱۔ محفوظ مقام سے مال کو باہر نکلانے سے قبل ہلاک کرنا موجب ضمان ہوگا۔

تشریح ۱۱۔ مال کے ہلاک ہونے کی صورتیں ۱۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں مال کو ہلاک تصور کیا جائے گا۔

۱۔ روپیہ، پیسہ یا اور کوئی چیز نکل کر سارق محفوظ مقام سے باہر آ جائے۔

۲۔ سارق نے مال کو محفوظ مقام سے باہر پھینکا اور اس کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ البتہ اگر غائب نہ ہو، اور وہ سرقہ اس پر ناقہ ہوگی بشرطیکہ اس نے باہر نکل کر اپنے قبضے میں لے لیا ہو۔

۳۔ کسی جانور کو ذبح کر کے محفوظ مقام سے باہر لائے۔

۴۔ کپڑا وغیرہ بچاڑ دیا جس کی وجہ سے اس کی قیمت سرقہ سے کم ہو گئی، پھر اس کو محفوظ جگہ سے باہر لایا۔

دفعہ ۱۲۔ قصاص اور حد سرقہ کا اجتماع۔

۱۔ اگر قصاص اور حد سرقہ جمع ہو جائیں تو قصاص کو مقدم کیا جائے گا اور سارق پر مال مسروقہ کا تاوان عائد ہوگا۔ البتہ اگر حد سرقہ میں دایاں ہاتھ کا ٹاجانا مطلوب ہو اور قصاص میں بائیں پاؤں، تو ایسی صورت میں بائیں پاؤں کاٹنے کے بعد زخم مندل ہونے کا انتہا رکھا جائے گا۔ پھر دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۱۔ بدائع السنائع ص ۹۰ ج ۴، ۲۔ المجموعۃ التیروہ ص ۱۳۶ ج ۹

۳۔ درمختار ص ۲۱۰ ج ۳، ۴۔ غایۃ الاوطار و منہج الخائف علی بحر الرائق ص ۶۰ ج ۵

۵۔ درمختار

۶۔ عالمگیری ص ۴۹۹ ج ۲، ۷۔ ملبوم نور کشور۔

قتل یا جرم قصاص کا تعلق حق العبد سے ہے اور حد سرقہ کا تعلق حق اللہ سے۔ حق العبد کو ادا کرنے کی تاکید بنسبت حق اللہ کے زیادہ ہے اس لیے اگر کسی عضو کے بارے میں قصاص اور حد سرقہ جمع ہو جائیں تو قصاص پر عمل کیا جائے گا اور مال مسروقہ کا نادان سارق پر عائد ہوگا۔ اور اگر قصاص میں عضو کا ٹٹنا مطلوب نہ ہو بلکہ قتل نفس مطلوب ہو تو ایسی صورت میں اعضا کا نادان ساقط ہوگا البتہ اگر مستغنیث قصاص کو معاف کر دے یا صلح کر لے تو حد سرقہ نافذ کی جائے گی۔

دفعہ ۱۹ (ب)۔ حدود کا اجتماع۔

حدود کے جرائم میں مجرم نے اگر ایک قسم کا جرم متعدد بار کیا ہو تو سزا میں تداخل ہوگا بشرطیکہ پہلے اس جرم میں اس پر سزا نافذ نہ ہو چکی ہو۔ اگر پہلے سزا نافذ ہو چکی ہو تو بعد کے جرم میں دوبارہ سزا دی جائے گی۔ اور اگر حدود کے جرائم ایک قسم کے نہیں ہیں تو ہر جرم کی سزا الگ الگ ہوگی مگر پہلی سزا کے نفاذ کے بعد دوسری سزا کے نفاذ تک مجرم کے تندرست ہونے کا انتظار کیا جائے گا اور اس عرصہ میں اس کو قید رکھا جائے گا۔

قتل یا جرم۔ ۱۔ مجرم نے مثلاً سرقہ ہی سرقہ، یا شراب ہی شراب، یا زنا ہی زنا کا ارتکاب کیا ہو تو اگر پہلے سزا نافذ نہیں ہوئی تھی تو آخری مرتبہ کی سزا پہلے جرائم کے لیے بھی منظور ہوگی۔

۲۔ اگر مجرم شادی شدہ ہو اور اس نے زنا کے علاوہ سرقہ وغیرہ حدود کے جرائم بھی کیے ہوں تو ایسی صورت میں اس کو محض زنا کی سزا دی جائے گی اور باقی سزائیں اس سے ساقط ہوں گی۔ اگر مجرم غیر شادی شدہ ہو تو اس سے باقی سزائیں ساقط نہ ہوں گی۔

۳۔ متعدد جرائم کے ارتکاب کی صورت میں ہر جرم کی الگ الگ سزا دینے کی ترتیب یہ ہوگی۔ پہلے قذف کے کوڑے۔ پھر غیر شادی شدہ ہونے کی صورت میں زنا کے کوڑے۔ یا قطع الطریق (دہزنی) کرنے والے پر قطع۔ پھر شراب کے کوڑے۔

اگر مجرم قاتل بھی ہو تو پہلے قذف کے کوڑے۔ پھر قطع الطریق میں اس کے ترکہ سے صمان۔

۱۔ عالمگیری ص ۶۹، ۲۵ مطبوعہ نور کشور۔

۲۔ تمام تفصیلات دیکھیے درمختار مع الشامی ص ۳۳ ص ۱۷۷ مطبوعہ مولانا مہر۔

اور پھر قتل - البتہ اس صورت میں سرقہ اور شراب کے جرائم بھی اگر اس نے کیے ہوں تو ان کی سزائیں ساقط ہوں گی۔

حصہ دوم

قطع الطريق

فصل اول ، قطع الطريق کی تعریف اور اس کی شرائط کے بیان میں

دفعہ ۲ - تعریف | کوئی فرد یا جماعت جس کو اتنی قوت حاصل ہو کہ راستہ روک سکے ، راستہ روک کر مال لینے کے لیے قوت استعمال کرے یا استعمال کرنے کی دھمکی دے ، تو کہا جائے گا کہ اس نے قطع الطريق کا ارتکاب کیا ہے۔ ارتکاب جرم کے لیے حصول مال لازم نہیں ہے۔

دفعہ ۲۱ - شرائط حد قطع الطريق | قطع الطريق کی سزا نافذ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جائیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک شرط فوت ہو تو یہ سزا نافذ نہ ہوگی۔

۱ - راہزن مسلح ہوں باہیں طور کہ راہزن کرتے وقت مسافران کے مقابلہ کی سکت نہ رکھتا ہو۔

۲ - اس جرم کا ارتکاب ایسے مقام پر ایسے وقت میں کیا گیا ہو کہ مسافر کی فریاد رسی عموماً ان حالات میں نہ کی جاسکتی ہو۔

۳ - وہ تمام شرائط پائی جائیں جن کا حد سرقہ میں پایا جانا ضروری ہے ، یعنی نصاب پورا ہو اور راہزن اصحاب اموال میں سے ایک کے بھی قریبی رشتہ دار نہ ہوں اور سب مجرمین عاقل ، بالغ اور ناطق ہوں۔ اور اگر جرم ایک سے زائد افراد نے کیا ہو تو نصاب ہر ایک کے حصہ میں پورا آتا ہو۔ وغیرہ۔

۱۔ لخصاً ہدایہ ص ۵۵۵ ج ۲ و عالمگیری باب قطع الطريق ص ۹۹ ، و التشریح الجنائی الاسلامی ص ۶۳۹ ج ۲ -

۲۔ ایضاً

عالمگیری ص ۴۹۹ ج ۲۵

۳۔ ردالمحتار ص ۲۱۹ ج ۳ و بدائع ص ۹۲ ج ۴ -

۴۔ راجزن توہر کرنے اور مال کو اصحاب اموال کی طرف واپس کرنے سے قبل گرفتار ہوں۔

۵۔ قطع الطریق کے مجرم اور مستغیث کا خون اور مال ہمیشہ کے لیے محفوظ رہا اور مال پر مستغیث کا قبضہ صحیح ہو، یعنی مال پر اس کا قبضہ، قبضہ ملک یا قبضہ امانت یا قبضہ نسیان، ان تینوں میں سے کوئی ایک ضرور ہو۔

۶۔ راجزن اگر آپس میں قطع الطریق کا ارتکاب کریں تو ان پر حد قطع الطریق نافذ نہ ہوگی۔

قتل یہ سارے اسلحہ سے مراد مہلک ہتھیار ہے۔ بندوق، پستول، خنجر، بڑا پتھر اور بڑی لٹھی جو مہلک ہو، اسلحہ میں شامل ہیں۔

قتلِ یحییٰ ۲۔ شہر یا قریب شہر میں جرم قطع الطریق میں فقہاء کا اختلاف ہے فقہاء کا اس بات پر توافق ہے کہ اگر قطع الطریق کا واقعہ شہر سے دور مثلاً کہیں جنگل اور پہاڑوں کے اندر رونما ہوا ہو تو اس پر حد قطع الطریق کو نافذ کیا جائے گا، کیونکہ ایسے مقام پر مستغیث کو چھڑانے والا عموماً کوئی شخص موجود نہیں ہوتا۔ البتہ شہر یا قریب شہر میں اگر یہ واقعہ پیش آجائے تو اس کو جرم قطع الطریق میں شمار کرنے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ جرم قطع الطریق میں شمار ہوگا اور مجرم پر حد قطع الطریق نافذ کی جائے گی۔ خواہ میر واقعہ دن کے وقت رونما ہوا ہو یا رات کے وقت۔

ان احناف کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ کے نزدیک شہر یا قریب شہر میں یہ جرم قطع الطریق میں شمار نہ ہوگا۔ اس لیے کہ ایسے مقامات میں اس کی پیچ و پکار اس کو لوگ اس کی امداد کو پہنچ جاتے ہیں جس سے اس کی مدافعت ہو جاتی ہے۔ حالانکہ حد قطع الطریق کی شرط یہ ہے کہ مستغیث مدافعت نہ کر سکتا ہو۔ لہذا ایسی صورت میں ان کو تعزیری سزا دی جائے گی اور موجب قصاص کی صورت میں ان سے قصاص لیا جائے گا۔

اور جہاں قصاص ممکن نہ ہو وہاں ان سے دیت کی صورت میں دیت اور حکومت عدل کی صورت میں حکومت عدل

لے عالمگیری ص ۸۰۰ ج ۲ مطبوعہ نوزکشور نیز حاشیہ ہدایتہ ص ۵۵۵ ج ۲ مطبوعہ کام کپتی کراچی۔

لے رد المحتار ص ۲۱۹ ج ۳ لے بدائع الصنائع ص ۹۱ ج ۴۔

لے رد مختار ص ۲۲۱ ج ۳

لے عالمگیری ص ۴۹۹ ج ۲ مطبوعہ نوزکشور۔

وصول کی جائے گی۔

امام ابو یوسف رحمہ کے نزدیک شہر کے اندر اگر دن کے وقت اسلام کے ساتھ اور رات کے وقت اسلام کے ساتھ یا بغیر اسلام کے جرم قطع الطریق کا واقعہ ہو جائے تو مجرم پر حد قطع الطریق نافذ کی جائے گی اور اسی قول پر فتویٰ ہے۔

تشریح :- قبل از گرفتاری توبہ کرنے سے حد ساقط ہوگی۔ ماہرین اگر قبل از گرفتاری اپنے جرم سے توبہ کر لیں تو حد ان پر نافذ نہ ہوگی۔ چنانچہ قرآن حکیم کی آیت ”الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدُرَ عَلَيْهِمُ“ سے واضح ہے۔

حضرت علی اسدیؓ جو مدینہ کے قریب ایک جماعت لے کر آنے جانے والے مسافروں پر ڈاکہ ڈالتے تھے، ایک روز قافلہ میں کسی قاری کی زبان سے یہ آیت ان کے کان میں پڑ گئی یٰٰلِیٰغَادِی الذِّیْنَ اَسْرَا عَلَیْہِمْ اَنْفُسُہُمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَتِ اللّٰہِ۔ یعنی ”اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ“ تو وہ قاری کے پاس پہنچے اور دوبارہ پڑھنے کی درخواست کی۔ دوسری مرتبہ سنتے ہی اپنی تلوار میان میں ڈال کر اپنے جرم سے توبہ کی اور مدینہ طیبہ پہنچے۔ اُس وقت مدینہ طیبہ پر مروان بن حکم حکمران تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا ہاتھ پکڑ کر امیر کے پاس لے گئے اور قرآن حکیم کی آیت ”الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدُرَ عَلَيْهِمُ“ پڑھ کر فرمایا کہ آپ اس کو سزا نہیں دے سکتے۔ چنانچہ ان کو سزا نہیں دی گئی۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں عاص بن بدر بنادوت کر کے نسل گئے اور قتل و غارت گری کو پیشہ بنالیا۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو توبہ کی توفیق دی تو توبہ کر کے واپس آئے تو حضرت علیؓ نے ان پر حد جاری نہیں فرمائی۔

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ گرفتاری سے قبل توبہ حد کو ساقط کرتی ہے۔ اس میں ایک سیاسی مصلحت بھی ہے وہ یہ کہ ایک طاقت و رجاعت پر ہر وقت قابو پانا آسان نہیں ہوتا اس لیے ان کے واسطے ترغیب

۱۔ رد المحتار ص ۲۱۹ ج ۳ و در مختار ص ۲۲۱ ج ۳ و تفسیر مظہری ص ۸۸ ج ۳۔

۲۔ اخذ از مسارف القرآن للشیخ الفیہ محمد شنیع۔

کا دروازہ کھلا رکھا گیا ہے۔

فتنہ یحییٰ ۱۔ عصمت مؤبدہ - خون اور مال کی حفاظت سے مراد ایسی حفاظت ہے جو اسلام قبول کرنے یا عہد و پیمان کے ذریعے حاصل ہو۔ اس طرح کی حفاظت کو اصطلاح میں عصمت مؤبدہ (ہمیشہ کی حفاظت) کہا جاتا ہے۔ یہ عصمت دو قسم کے افراد کو حاصل ہوتی ہے۔ ایک مسلمان اور دوسرا ذمی، یعنی وہ غیر مسلم شخص جو جزیرہ ادا کر کے دارالاسلام میں سکونت پذیر ہو۔ ایسے افراد کا مال اور خون ہمیشہ کے لیے محفوظ ہوتا ہے۔ لہذا ان پر حد قطع الطریق نافذ ہوگی۔

مستان کا حکم - اگر کوئی غیر مسلم شخص کسی دوسرے ملک سے دارالاسلام میں کچھ عرصہ کے لیے امن لے کر رہتا ہو اس کو مستان کہا جاتا ہے۔ اگر مستان جرم قطع الطریق کا ارتکاب کرے تو اس کو تعزیری سزا دی جائے گی۔ مگر حد کی سزا اس پر نافذ نہ ہوگی، اس لیے کہ اس کو عصمت مؤبدہ حاصل نہیں ہے۔ البتہ اگر مستان رہزنیوں کے قافلہ کے ساتھ جرم قطع الطریق کا ارتکاب کرے تو اس پر بھی حد جاری کی جائے گی۔